ہم نے کربلا سے کیا سیکھا؟

04-August-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

4 اگست، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

ہم نے کربلا سے کیا سیکھا؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...غیر مسلم مسلمان ہو گیا...!!
- ✿...زمین و آسمان روئے، خون کی بارش ہوئی
- ✿...یزید پلید کا بُرا کردار اور دَرسِ عبرت
- ✿...شیطان کی پیروی کرنا یزیدی کردار ہے

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰه

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

بے چین دِلوں کے چین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

جب جمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے، ان کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں: کون جمعرات کے دِن اور شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھتا ہے۔[1]

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثَرْوَت پہ لاکھوں سلام[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الۡحَسَنَۃُ تُدۡخِلُ صَاحِبَھَا الۡجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[3]

---

1 ...تاریخ دمشق، جلد:43، صفحہ:142۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:295-298 ملتقطاً۔

3 ...مسند فردوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیر مسلم مسلمان ہو گیا...!!

علامہ اِبْنِ حجر مکی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ ذِکْر کرتے ہیں: واقعۂ کربلا کے بعد جب بدبخت یزیدی امامِ عالی مقام، حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا سَر مبارک نیزے پر بلند کئے ملکِ شام کی طرف لئے جارہے تھے، راستے میں ایک نصرانی راہب (یعنی کرسچین عبادت گزار) کا گھر آیا، اُس راہب نے سَرِ انور کو دیکھا تو اس بارے میں لوگوں سے پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ نواسۂ رسول، حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا سَر مبارک ہے، یہ سُنتے ہی راہِب تڑپ گیا اور پلید یزیدیوں کے پاس جاکر بولا: تم بُرے لوگ ہو! کیا 10 ہزار اشرفیاں لے کر اس بات پر راضی ہو سکتے ہو کہ ایک رات یہ سَر مبارک میرے پاس رہے؟ یزیدی تو تھے ہی مال کے بھوکے، فوراً راضی ہو گئے۔ راہِب اگرچہ غیر مسلم تھا، البتہ اُس نے سَرِ اَنْوَر کا خوب ادب کیا، اسے غسل دیا، خوشبو لگائی اور رات بھر اپنی گود میں رکھ کر دیکھتا رہا، اس نے سَرِ انور سے ایک نُور آسمان کی طرف بلند ہوتا دیکھا، سَر مبارک کی یہ کرامت دیکھ کر راہِب کا دِل پگھل گیا، سَرِ اَنْوَر سے اُبھرتے نُور نے راہِب کا سینہ روشن کر دیا، اس نے یہ رات روتے ہوئے گزاری اور صبح کو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا، یہ خوش بخت راہب جو اب کلمہ پڑھ کر

نانائے حُسَین، رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا غُلام بَن چکا تھا، اس نے اپنا گرجا اور تمام ساز و سامان چھوڑا اور باقی زندگی خدمتِ اَہْلِ بیت میں گزار دی۔(1)

دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر	کربلا میں خوب ہی چمکی دکانِ اَہْلِ بیت(2)

اے عاشقانِ رسول! نصرانی راہب نے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کے سَر مبارک کا اَدب کیا تو اسے دولتِ ایمان نصیب ہوئی، دوسری طرف بظاہِر کلمہ پڑھنے والے یزیدی بد بخت لالچی تھے، ان کی حِرص، دولتِ دُنیا کی ہَوَس انہیں لے ڈُوبی، ان یزیدی بدبختوں نے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کے خیموں سے جو درہم و دینار لوٹے تھے اور جو راہِب سے لئے تھے، اُن کو تقسیم کرنے کے لئے جب تھیلیوں کے منہ کھولے تو کیا دیکھا کہ وہ سب درہم و دینار ٹھیکریاں بنے ہوئے ہیں، اُن ٹھیکریوں کی ایک طرف پارہ:13، سورۂ ابراہیم کی یہ آیت لکھی تھی:

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ (پارہ:13، سورۂ ابراہیم:42)	ترجَمہ کنزُالعِرفان: اور (اے سننے والے!) ہرگز اللہ کو ان کاموں سے بے خبر نہ سمجھنا جو ظالم کررہے ہیں۔

اور دوسری طرف پارہ:19، سورۂ شُعَرَاء کی یہ آیتِ کریمہ تحریر تھی:(3)

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ع ۲۲۷ (پارہ:19، سورۂ شعراء:227)	ترجَمہ کنزُالعِرفان: اور عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

اے عاشقانِ صحابہ و اَہْلِ بیت! کیسی عِبرَت کی بات ہے! امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے سَر مبارک کا اَدَب کرنے کی بَرکت سے ایک غیر مسلم کو ایمان کی دولت نصیب ہو گئی اور

---

1 …الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، فی فضائل اہل البیت، صفحہ:246۔
2 …ذوقِ نعت، صفحہ:103۔
3 …الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، فی فضائل اہل البیت، صفحہ:246۔

دوسری طرف یزیدی بدبختوں پر پھٹکار پڑی، ان کے بُرے کرتُوتوں کے نتائج کی ایک ادنیٰ جھلک انہیں دکھائی گئی، ان کے سونے چاندی کے سِکّے ٹھیکریاں بن گئے، یہ قُدرَت کی طرف سے ایک درسِ عبرت تھا کہ اے بدبختو! تم نے اس فانی دُنیا کی خاطِر دین سے مُنہ موڑا، آلِ رسول پر ظُلم و سِتَم کا پہاڑ توڑا...!! یاد رکھو! دِین سے تم نے سخت بے پروائی برتی اور جس فانی و بے وفا دُنیا کے حُصُول کے لئے ایسا کیا، وہ بھی تمہارے ہاتھ نہیں آئے گی، تم دُنیا و آخرت میں نقصان اُٹھانے والے ہو گئے۔

تم نے اُجاڑا حضرتِ زہرا کا بوستاں | تم خود اُجڑ گئے، تمہیں یہ بددُعا مِلی
رسوائے خلق ہو گئے، برباد ہو گئے | مردُودو! تم کو ذِلّتِ ہر دوسَرا مِلی
دُنیا پرستو دِین سے منہ موڑ کر تمہیں | دُنیا مِلی نہ عیش و طَرَب کی ہوا مِلی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مختصر تَعارُف و فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! امام عالی مقام، امامِ تشنہ کام، نواسۂ رسول حضرت امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہ بہت بلندرُتبہ ہستی ہیں، آپ کا نام مبارک: حُسَیْن، کنیت: ابو عبد اللہ اور القاب: سِبْطِ رَسُوْلُ اللہ (یعنی رسول اللہ کے نواسے) اور رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل (یعنی رسول کے پھول) ہیں۔[1]

کیا بات رضا، اُس چمنستانِ کرم کی | زَہرا ہے کلی جس میں، حُسین اور حَسَن پھول[2]

وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کرَم و رحمت کے گلشن کی بات و مثال کیا ہے جس کی کلی و غنچہ حضرتِ فاطِمۃ الزَّہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہا اور جس کے پھول جنّتی جوانوں کے سردار حضرت

---

1 ...کراماتِ امام حسین، صفحہ: 3۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 79۔

امام حسن و حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا ہیں۔

(1):نانائے حسنین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:حُسَیۡنٌ مِنِّیۡ وَاَنَا مِنۡ حُسَیۡنٍ، اَحَبَّ اللہُ مَنۡ اَحَبَّ حُسَیۡنًا یعنی حُسَین مجھ سے ہے اور میں حُسَین سے ہوں،جو حُسَین سے محبت کرے اللہ پاک اس سے محبت فرماتا ہے[1] (2):ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: حَسَن و حُسَین سے جس نے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اِن سے دُشمنی کی، اس نے مجھ سے دُشمنی کی[2] (3):بخاری شریف میں روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: هُمَا رَيۡحَانَتَایَ مِنَ الدُّنۡيَا حَسَن و حُسَین دُنیا میں میرے دو پھول ہیں۔[3]

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں | کیجئے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل[4]

وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ عرض کرتے ہیں: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے فرمایا: حسن و حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا دونوں میرے پھول ہیں۔ان دونوں جنتی پھولوں کا صَدْقہ! احمد رضا کو بروزِ قیامت پھول کی طرح ہنستا بَستا رکھنا۔

(4):اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے: حَسَن و حُسَین جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔[5]

امامِ عالی مقام، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنۡہ 5 شعبان المعظم، 4 ہجری کو مدینۂ مُنَوَّرَہ میں پیدا ہوئے۔[6] 55 سال، 5 ماہ، 5 دِن اس دُنیا میں تشریف فرما رہے، 10 محرم الحرام، 61

1…ترمذی، ابواب المناقب، صفحہ:857، حدیث:3782۔
2…مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، جلد:3، صفحہ:182، حدیث:4777۔
3…بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، صفحہ:949، حدیث:3753۔
4…حدائق بخشش، صفحہ:77۔
5…ترمذی، ابواب المناقب، صفحہ:855، حدیث:3775۔
6…امام حسین کی کرامات، صفحہ:3۔

ہجری، بروز جمعہ کو انتہائی مظلومیت کے ساتھ شہید کئے گئے۔[1] آپ نے حق پر ثابت قدمی، جواں مردی، استقامت اور صبر و رضا کی لازوال مثال قائم فرمائی۔

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اَہلِ بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اَہلِ بیت

ان کی پاکی کا خُدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اَہلِ بیت

اُن کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر وشانِ اَہلِ بیت

کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دِن دہاڑے لُٹ رہا ہے کاروانِ اَہلِ بیت

گھر لُٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالَم ہو فدا اے خاندانِ اَہلِ بیت[2]

وضاحت: اہلِ بیت کی شان بیان کرنے والوں کا مقدر جنت ہے اور اے اہلِ بیت کے دشمنو! تمہارے لئے آگ ہے ، اللہ پاک آیۂ تطہیر (اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا) میں اہلِ بیت کی شان اور پاکی بیان فرماتا ہے اور حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی اہلِ بیت کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہیں ہوتے کیونکہ عزت والے ہی اہلِ بیت کی عظمت جانتے ہیں، یہ کس بد بخت کی حکومت ہے؟ یہ کیا ظلم ہے؟ کہ دن میں ہی اہلِ بیت کا قافلہ لُوٹا جارہا ہے، حق کی راہ میں اپنی جان دینا اور اپنا سب کچھ لُٹانا کوئی آپ سے سیکھے اے اہلِ بیت کے خاندان! آپ پر سارے عالَم کی جان فدا ہو۔

زمین و آسمان روئے، خون کی بارش ہوئی

علّامہ اِبْنِ حجر مکی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ذِکر کرتے ہیں: جب حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ شہید کئے گئے تو سورج کو گرہن لگا، آسمان سُرخ ہو گیا، تین دِن تک دُنیا پر اندھیرا چھایا رہا،

---

1 ...سوانح کربلا، صفحہ:170۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:100-101-103 ملتقطاً۔

یہاں تک کہ دِن میں تارے نظر آنے لگے، کئی روز تک آسمان سے خُون برستا رہا، اس کے اَثَر سے دیواریں اور عمارتیں رنگین ہو گئیں، جو کپڑا اس سے رنگین ہوا، اس کی سرخی پُرزَے پُرزَے ہونے تک نہ گئی، بیت المقدس میں جو پتھر اس روز اُٹھایا جاتا، اس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا تھا، یہ عالَم دیکھ کر لوگوں کو گمان ہوا کہ شاید قیامت قائم ہو گئی ہے۔(1) غرض زمین و آسمان میں ایک غم کی کیفیت تھی، تمام دُنیا رنج و غم میں گرفتار تھی، آسمان رویا، زمین روئی، جنّات کے غمگین اَشْعار پڑھنے کی آوازیں سُنی گئیں۔ اللہ اکبر!

ہزاروں میں بہتَّر(72) تَن تھے تسلیم و رضا والے
حقیقت میں خُدا ان کا تھا اور یہ تھے خدا والے

کسی نے جب وطن پوچھا تو حضرت نے یہ فرمایا:
مدینے والے کہلاتے تھے، اب ہیں کربلا والے

حسین ابنِ علی کی کیا مدد کر سکتا تھا کوئی
یہ خود مشکل کُشا تھے اور تھے مشکل کشا والے

دوائے دَرْدِ عصیاں پنج تن کے در سے ملتی ہے
زمانے میں یہی مشہور ہیں دارُالشفا والے

کربلا دَرْسِ زِندگی ہے

اے عاشقانِ رسول! یقیناً کربلا نہایت غمناک اور دِل دِہلا دینے والا واقعہ ہے، مگر یاد رکھئے! کربلا صِرْف ایک سانحہ نہیں، سانحے دُنیا میں بہت ہوئے ہیں، ظُلْم و سِتَم کی بڑی بڑی داستانیں اس زمین پر رقم ہوئیں مگر وہ سب مٹ گئیں، آج لوگوں کے دِل و دِماغ میں اُن کا خیال تک موجود نہیں، اگر کربلا بھی صِرْف ایک سانحہ ہوتا تو تقریباً 1 ہزار 3 سو 82 سال سے بھی زیادہ عرصہ گزرنے کے باوُجُود اسے ذِہنوں میں یُوں تازہ نہ رکھا جاتا، لِہٰذا کربلا صِرْف ایک سانحہ نہیں، یہ دَرْسِ زِندگی کی پُوری ایک کتاب بھی ہے، واقعۂ کربلا ہمیں

1 ...الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، فی فضائل اہل البیت، صفحہ:240-241۔

کامیابی کے راستے بھی بتاتا ہے، ترقی کے زینے بھی بتاتا ہے، زِندگی کے اُصول بھی سکھاتا ہے اور عظمت وشان سے جینے کا دَرس بھی دیتا ہے۔

رسالہ "کربلا کا خونی منظر"

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک رسالہ ہے: **کربلا کا خونی منظر**۔ یہ رسالہ اَصْل میں ایک خط کا جواب ہے، کسی نے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں خط لکھا، جس میں بتایا تھا کہ انہیں نیکی کی دعوت کے رستے میں رُکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا ہے، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کے جواب میں کربلا کا خونی منظر بیان فرمایا اور بتایا کہ شہدائے کربلا نے میدانِ کربلا میں جو ظُلْم برداشت کئے، جو سِتَم اُٹھائے، یہ سب نیکی کی دعوت دینے کے سبب ہی تھے، لہٰذا جب بھی نیکی کی دعوت کے رستے میں رُکاوٹ آئے تو امام حُسَین اور آپ کے رُفَقاء رَضِیَ اللہُ عَنْہُم پر ڈھائے گئے یزیدی ظُلْم و سِتَم کا تَصَوُّر باندھ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہمّت و حوصلہ نصیب ہوگا اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ بھی ملے گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! نیکی کی دَعْوَت عام کرنا ایک مسلمان کی زِندگی کا ایک اَہَم حِصّہ ہے، کربلا کے واقعہ سے نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ بھی ملتا ہے اور اس راہ میں آنے والی رُکاوٹوں کے سامنے استقامت کا پہاڑ بننے، ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ ٹُوٹیں یا طنز کے زہریلے تِیْر چلیں، ان کا جَم کر سامنا کرنے کا حوصلہ بھی ملتا ہے۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اشعار میں کتنی پیاری نصیحت فرماتے ہیں:

رونا مصیبت کا مت رو تُو پیارے نبی کے دیوانے
کرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان کیا

پیارے مبلغ! معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے | دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا[1]

غَیر مسلموں کے تَصَوُّرات

ایک غیر مُسْلِم تھا، اس پر بہت ظُلْم و سِتَم ہوئے، وہ کہتا ہے: میں نے 20 سال تک جیل کاٹی، ناحق ظُلْم برداشت کئے، ایک رات میں نے فیصلہ کیا کہ میں ظالِم کے سامنے جھک جاتا ہوں، پھر اچانک مجھے حضرت امام حُسَین (رَضِیَ اللّٰہُ عنہ) اور کربلا کا واقعہ یاد آیا، بَس! اسی سے مجھے حوصلہ ملا اور میں ظالِم کے سامنے ڈَٹ کر کھڑا ہو گیا۔ ایک اور غیرِ مسلم کہتا ہے: **کربلا** وہ واحِد جنگ ہے جس نے شہادت کے ساتھ ساتھ انسانوں کو اَخْلاقی سبق بھی عطا کیا ہے۔

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** یہ غیر مسلم ہیں، جو کربلا سے سبق سیکھ رہے ہیں، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی بے مثال استقامت کو یاد کر کے حوصلے بلند کر رہے ہیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ کربلا صِرْف ایک سانحہ نہیں، ایک دَرْس بھی ہے، ایک سبق بھی ہے، واقعۂ کربلا ہمیں زِندگی کے اُصول بھی بتاتا ہے اور اور شان سے جینا بھی سکھاتا ہے۔

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو | ہر قوم پُکارے گی ہمارے ہیں حُسَین

سَر! یہ سب تو ہمیں کربلا بھی سکھاتی ہے...!!

ایک اسلامی بھائی کہتے ہیں: میں **B.A** میں پڑھتا تھا، **B.A** کی انگلش میں ایک ناوِل پڑھایا جاتا ہے، ایک دِن ٹیچر نے اس ناوِل کے متعلق لیکچر (**Lecture**) دیا، کہنے لگے: اس ناوِل کا مصنف ایک یورپین مُفَکِّر ہے، دوسری عالمی جنگ میں یہ ایک فوجی کے طور پر شریک ہوا تھا، دوسری عالمی جنگ کے بعد یورپ میں جو انقلاب آیا، یورپ نے جو ترقی کی،

[1] ...وسائل بخشش، صفحہ: 197۔

اس انقلاب اور ترقی کی بنیاد جن نظریات پر تھی، وہ نظریات پیش کرنے والے مفکرین میں ایک مُفَکِّر اس ناوِل کا مصنف بھی ہے، مصنف نے اس ناوِل میں اپنے مخصوص انداز میں کامیابی کے اُصول اور ناکامی کے اسباب بیان کئے ہیں۔ پھر ٹیچر نے اس ناوِل کے متعلق لیکچر شروع کیا؛ مصنف کہتا ہے: اگر ہم نے زِندگی کے سَفَر میں کامیاب ہونا ہے تو اس کے لئے صبر اور برداشت کی سخت ضرورت ہے، ہمیں کامیابی کے لئے تحمل مزاج یعنی قوتِ برداشت والا ہونا چاہئے، کامیابی کے لئے ہم دوسروں پر بھروسا نہیں کرسکتے، ہمیں خود پر اعتماد کرنا ہو گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ زیادہ خود اِعتمادی(**Over confidence**) سے بھی بچنا ہو گا وغیرہ۔

اسلامی بھائی کہتے ہیں: ٹیچر ناوِل کی سٹوری سے ملنے والے سبق بتارہے تھے اور میرے ذِہن میں واقعۂ کربلا چل رہا تھا، جیسے ہی ٹیچر نے اپنا لیکچر ختم کیا تو میں بے ساختہ بولا: سَر! یہ **سب کچھ تو ہمیں کربلا بھی سکھاتی ہے**، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے ہمیں صرف صبر بتایا نہیں، کرکے دکھایا، حِلْم، بُردباری، قُوَّتِ برداشت، خود اعتمادی وغیرہ یہ سب وہ باتیں ہیں جو امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ نے ہمیں لکھ کر اگرچہ نہیں دِیں مگر کرکے ضرور دکھائی ہیں۔

میری یہ بات سُن کر ٹیچر حیرت میں پڑ گئے، پھر کچھ دیر بعد بولے: ہاں! واقعی...!! یورپین مُفَکِّر نے ہمیں کہانی لکھ کر سمجھایا مگر امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے یہ سب کچھ عملی طَور پر کرکے دِکھادیا ہے۔

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو | ہر قوم پُکارے گی ہمارے ہیں حُسَین

کامیابی کے 3 اُصُول

اسی طرح ایک غیر مسلم مُفَکِّر ہے، اُس نے اپنے طَور پر ایک تجزیہ کیا اور کہا: زِندگی میں کامیابی کے 3 اُصُول ہیں: (1): بُھوک برداشت کرنے کی طاقت (2): انتظار (3): سوچنے سمجھنے کی صلاحیت۔

یہ تین اُصُول ایک غیر مسلم مُفَکِّر نے بیان کئے، ذرا اِن تینوں اُصُولوں کو سامنے رکھ کر واقعۂ کربلا کو ذِہن میں لائیے! کربلا میں ہمیں یہ تینوں باتیں ملتی ہیں:

(1): غیر مسلم مُفَکِّر نے کہا: کامیابی کے لئے بھوک برداشت کرنے کی طاقت ضروری ہے، میدانِ کربلا میں ہم دیکھتے ہیں: سخت گرمی ہے، ریگستان ہے، دہکتی ہوئی زمین ہے اور دِن کی سخت بھوک پیاس ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ سے لے کر ننھے شہزادے حضرت علی اَصْغَر رَضِیَ اللہُ عنہ تک سب پیاسے ہیں، خالی پیاس ہوتی تو اور بات تھی، یہاں حالت ِپیاس میں جنگ بھی ہے، اپنی طرف سے جنگ کرنے کا کوئی اِرادہ بھی نہیں ہے، اللہ و رسول کی عطا سے سب کچھ کرنے کی ہمت و طاقت بھی ہے، اِختیار بھی ہے مگر قربان جائیے! سخت پیاس بھی ان بُلند رُتبہ ہستیوں کے پاؤں اُکھاڑ نہیں پاتی، تازہ دَم یزیدی لشکروں کی یلغار انہیں راہِ حق سے ہٹا نہیں پاتی، آلِ رسول کے شیر صِفَّت جوان سخت پیاس کے باوُجُود یزیدیوں کے پرخچے اُڑاتے ہیں، یہ ان کی بے مثال استقامت اور باکمال قُوَّتِ برداشت ہے کہ یہ پیاسے رِہ کر بہادری کے جوہَر دکھاتے ہوئے شہادت کو تو گلے سے لگا لیتے ہیں مگر حق بات سے ذَرّہ برابر بھی پیچھے نہیں ہٹتے۔

یوں تو شہید لاکھوں ہوئے ہیں یہاں مگر | رُتبہ کسی کو آپ کے جیسا مِلا نہیں

لرزہ نہ بھوکا پیاسا بھی باطِل کے سامنے | میرے حُسَین جیسا کوئی دِل مِلا نہیں

(2): غیر مسلم مُفَکِّر نے دوسری بات کہی کہ کامیابی کے لئے انتظار ضروری ہے، یعنی جو بندہ کامیابی کا طلب گار ہے، وہ صبر سے کام لے، اطمینان کے ساتھ دُرُست وقت کا انتظار کرے، کسی لمحے بھی بے صبری نہ دکھائے۔ یہ بات بھی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی پاکیزہ سیرت میں دیکھئے! انسان پر زِندگی میں دُکھ آتے ہیں، غَم آتے ہیں لیکن اگر دُکھ اور غم کی خبر پہلے سے مِل جائے تو وہ غم صِرف غَم نہیں رہتا، وبالِ جان بَن جاتا ہے، مثال کے طور پر ہم میں سے ہر ایک کو موت آنی ہے، اگر کسی کو پہلے سے بتا دیا جائے کہ تمہارے پاس صِرف ایک دِن باقی ہے، اگلے دِن تمہیں موت آجائے گی تو شاید وہ ایک دِن بھی ہمارے لئے وبالِ جان بَن جائے گا، چہرے پر مایُوسی پھیل جائے گی، دِل غَم میں ڈُوب جائے گا، کچھ کھانے پینے کو دِل نہیں چاہے گا مگر قربان جائیے! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے صَبر و استقامت پر...!! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی وِلادت ہوتی ہے، ساتھ ہی جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام شہادت کی خبر لے کر حاضِر ہو جاتے ہیں، ابھی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا بچپن ہے، آپ کی شہادت کی خبریں مشہور ہو چکی ہیں، آپ نے 55 سالہ زِندگی کربلا کی ہوشربا تکلیفوں کو سامنے رکھتے ہوئے گزاری، آپ جانتے تھے کہ کربلا کے میدان میں شقی و بدبخت لوگ انتہائی ظالمانہ انداز میں مجھے شہید کر دیں گے مگر مجال ہے کہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی استقامت میں کوئی فرق آئے، 55 سالہ مبارک زِندگی میں کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جب امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے بے صَبری کا مظاہرہ کیا ہو، آپ نے کبھی بھی یہ دُعا نہیں کی کہ یااللہ پاک! مجھے اس آزمائش سے نجات عطا فرما، آپ نے صبر و استقامت کے ساتھ

55 سالہ زِندگی کربلا کے انتظار میں بَسر فرمائی اور بالآخر میدانِ کربلا میں اپنے نانا جان، رحمتِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین پر پہرا دیتے ہوئے نہایت عزّت و شان کے ساتھ رُتبۂ شہادت کو سینے سے لگالیا۔

گھر لُٹانا جان دینا، کوئی تم سے سیکھ جائے | جانِ عالَم ہو فِدا اے خاندانِ اَہلِ بیت [1]

(3): غیر مسلم مُفَکِّر نے تیسری بات کہی کہ جو کامیابی کا طلب گار ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو، یعنی اُس پر کیسا ہی کڑا وقت کیوں نہ آجائے، وہ اپنے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو ماند نہ پڑنے دے، ہر وقت، ہر حال میں سوچ سمجھ کر بہتر سے بہترین فیصلہ کرے۔ یہ ایک بہت مشکل کام ہوتا ہے، ہمارے ہاں کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کے اَہلِ خانہ کو، والدین کو بہت سنبھل کر طریقے سے خبر دینی ہوتی ہے کہ کہیں اچانک غم کی خبر سُن کر ہوش ہی نہ کھو بیٹھیں مگر قربان جایئے! امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی ہمّت اور حوصلے کی کیا شان ہے...!! آپ حضرت علی اَصغَر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا لاشہ مبارک اپنے ہاتھوں پر اُٹھاتے ہیں، حضرت علی اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا لاشہ مبارک اُٹھاتے ہیں، بھائی، بھتیجے، بھانجے، 72 تَن میدانِ کربلا میں امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی آنکھوں کے سامنے شہید ہوتے ہیں، آپ خود اُن کے مبارک لاشے اُٹھا کر خیموں کے پاس رکھتے ہیں، ایسے غم اور پریشانی کے باوُجُود ہوش و حَواس سلامت ہیں، فیصلہ کرنے کی طاقت بحال ہے، تاریخ کی کسی کتاب سے دُنیا کا کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے میدانِ کربلا میں غم کی شِدَّت کے سبب کوئی ایک فیصلہ بھی شریعت کے خِلاف کیا ہو،

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 103۔

نہیں! نہیں...!! غَم کی آندھیاں چل رہی ہیں، ظُلم و سِتَم کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں اور نواسۂ رسول قرآن و سُنّت کو مضبوط تھامے ہر ہر قدم عین شریعت کے مطابق اُٹھاتے ہیں، آخر شہادت کو سینے سے لگا لیتے ہیں مگر آپ کی ہِمّت اور حوصلے میں ذَرَّہ برابر بھی کمی نہیں آتی۔

ابنِ علی کے جیسا کوئی دوسرا نہیں
تیغوں کے سائے میں بھی جو دِل باختہ نہیں
ہو مثل آپ کے جو مہک دار یا حُسَین
صحنِ چمن میں کوئی گُل ایسا کِھلا نہیں
ہر سُو رواں ہے آج بھی سِکَّہ حُسَین کا
سِکَّہ یزیدیوں کا کہیں پر چلا نہیں

اے عاشقانِ رسول! یہ سب باتیں عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دیکھئے! آج کے مفکرین کامیابی، ترقی اور انقلاب کے جو راستے دکھاتے ہیں، لمبے لمبے لیکچر (**Lecture**) دیتے ہیں، یہ سب باتیں آج سے تقریباً 1 ہزار 3 سو 82 سال پہلے شہزادۂ کونین، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کرکے دِکھا چکے ہیں، میدانِ کربلا میں یہ سب نظریات موجود ہیں۔

وہ مشرقی پُکار ہو یا مغربی صدا
تفریقِ رنگ و نسل پہ غالب ہے کربلا
شاعِر کسی خیال کا ہو یا کوئی اَدِیب
واعظ کسی دیار کا ہو یا کوئی خطیب
دیکھو تو سلسلہ ادبِ مَشْرِقَین کا
دُنیا کی ہر زبان پہ قبضہ حُسَیْن کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا ہم واقعی حسینی ہیں...؟؟

اے عاشقانِ رسول! ہم نے سُنا! کربلا ایک دَرْسِ زِندگی ہے، آج کے مفکِرین جو نظریات بیان کرکے اپنی دُکان چمکاتے ہیں، امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ وہ سب کچھ ہمیں پہلے سے میدانِ کربلا میں کرکے دِکھا چکے ہیں۔ اب ہم نے غور یہ کرنا ہے کہ کیا ہم

نے بھی امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ سے، کربلا سے کچھ سیکھا یا نہیں...؟؟ امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ بُلند رُتبہ ہستی ہیں، یقیناً ہر عاشقِ رسول امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ سے محبّت بھی کرتا ہے، خُود کو حسینی کہتا بھی ہے اور اپنے حسینی ہونے پر فخر بھی کرتا ہے، بِلاشُبہ حسینی ہونا، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ سے محبّت وعقیدت رکھنا بہت بڑی سَعادت ہے۔

مگر بہت افسوسناک بات ہے، لوگوں کی ایک بھاری تعداد ہے، جو صِرْف مُحَرَّمُ الحرام میں، وہ بھی فقط دِینی اجتماعات میں اور یہاں بھی محض زبانی کلامی حسینی ہوتے ہیں۔ ہم غور کریں! کیا ہم واقعی حسینی ہیں؟ کیا ہم گھر میں بھی حسینی ہوتے ہیں؟ گلی میں، محلے میں، دُکان پر، کاروبار کرتے ہوئے، دفتر میں، دوستوں کی محفل میں کیا ہم حسینی ہوتے ہیں؟ جیسے اَخلاق، جیسا کردار، جیسی پاکیزہ عادات امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی تھیں، کیا ہم امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی پیروی میں ویسے اَخلاق، ویسا کردار، اُن جیسی عادات اپنانے کی کوشش کرتے ہیں؟ عِلْمِ دِین کا وہ مبارک سمندر جو امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے سینے میں موجزَن تھا، کیا ہم وہ عِلْم سیکھنے کی طرف بڑھتے ہیں؟ ہم دِینی اجتماعات میں آکر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی شان وعظمت کے نعرے لگاتے ہیں، بہت اچھی بات ہے مگر جب ہم گھر جا کر اپنے بچوں کے ہاتھ میں موبائل دیتے ہیں، انہیں T.V چلا کر دیتے ہیں، کیا ہم نے کبھی غور کیا کہ اس موبائل اور اس T.V کے ذریعے کیا ہم اپنے بچوں کو حسینیت دے رہے ہیں؟ ہمارا بچہ جب کندھوں پر کتابوں کا بستہ ڈال کر پڑھنے جاتا ہے، کیا ہم نے کبھی سوچا کہ کیا ان کتابوں کے اندر حسینیت موجود ہے یا نہیں؟

الحمد للہ! ہم امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کو مانتے بھی ہیں، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ سے محبّت کا

دعویٰ بھی کرتے ہیں، خود کو حسینی کہتے بھی ہیں اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں مگر افسوس! ہم کربلا سے سبق حاصِل نہیں کرتے، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے نقشِ سیرت پر چلنے کی کوشش نہیں کرتے، ہمارا کردار، ہمارے اَخْلاق، ہمارے طَور طریقے ہمارے حسینی ہونے کی گواہی نہیں دیتے۔

آپ ہی تو کلمۂ طیب کے ٹھہرے پاسباں	آپ کے سَر ہی بقائے دِیں کا سہرا حُسَین!
ہم تو سچّا عشق بھی تم سے نہیں کر پائے ہیں	اور تم نے ہم سبھی کو خُون دے ڈالا حُسَین!

یزید کا بُرا کردار اور دَرسِ عبرت

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اتنی بڑی قربانی کیوں پیش کی...؟ یقیناً آپ کو تاج و تخت و حکومت سے کوئی سروکار نہیں تھا، آپ تو جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، اللہ پاک کی عطا سے جس کو جنت میں حکومت و سرداری ملی ہو، اُسے دُنیا کی عارضی حکومت کی حِرْص بھلا کیسے ہو سکتی تھی؟ مگر غور طلب بات ہے، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ آخر یزید کی بیعت کیوں نہیں کرتے تھے؟ کیا آپ کو یزید کی ذات سے اِخْتلاف تھا؟ نہیں... آپ کو یزید کی ذات سے اِخْتلاف نہیں تھا، آپ کو یزید کے کردار سے اِخْتلاف تھا۔ اگر یزید بدبخت کا کردار ستھرا ہوتا، وہ بدانجام قرآن و سُنّت کا پیروکار ہوتا تو امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہرگز اس کی بیعت سے انکار نہ فرماتے مگر اس بدبخت کا کردار اچھا نہیں تھا، اُس کا اَخْلاق اچھا نہیں تھا، اس کی عادتیں بُری تھیں، یزید فاسق تھا، یزید فاجِر تھا، یزید زانی تھا، یزید شرابی تھا، یزید قرآن و سُنّت کی مخالفت کرتا تھا، اس لئے امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اُس کی بیعت نہیں کی اور ایسی لازوال قربانی پیش فرمائی۔

اب ذرا غور فرمایئے! جب امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ یزید کے بُرے کردار سے خوش نہ ہوئے تو اگر وہی کردار ہمارا بھی ہو، جو عادتیں یزید کی تھیں، ویسی ہی عادتیں ہماری بھی ہوں، جیسا گندا اَخلاق یزید کا تھا، ویسا ہی ہمارا بھی ہو تو کیا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہم سے خوش ہو جائیں گے...؟؟

آیئے! دیکھتے ہیں: یزید کا کردار کیسا تھا؟ یزید پلید کی وہ کونسی غلیظ عادتیں تھیں، جن کی وجہ سے امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اس کی بیعت کرنا گوارا نہ فرمایا:

(1): یزید سُنّت کو بدلنے والا تھا

غیب جاننے والے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَوَّلُ مَنْ یُبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ میری سُنّت کو بدلنے والا پہلا شخص بنواُمَیَّہ سے ہو گا، اسے یزید کہا جائے گا۔(1)

معلوم ہوا؛ یزید سُنّت کو بدلنے والا، خلافِ سُنّت کاموں کو رواج دینے والا تھا، یہ بدبخت خُود بھی سُنّتِ مصطفےٰ کی پیروی نہیں کرتا تھا اور دوسروں کو بھی خِلافِ سُنّت کاموں پر اُبھارتا تھا۔ اب ہم ذرا خُود پر غور کریں! ہم کتنی سُنتوں پر عَمَل کرتے ہیں؟ کیا ہمارا لباس سُنّت کے مطابق ہے؟ ہمارا اندازِ زِندگی، ہمارا اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے پھرنے کا انداز، ہمارا چہرہ، ہمارے طَور طریقے، ہماری رسومات کیا یہ سب کچھ سُنّت کے مُطابق ہیں؟ ہمارے معاشرے میں جب کوئی سُنّت پر عَمَل کرتا ہے تو کیا لوگ اُسے جلی کٹی باتیں نہیں سُناتے؟ سَر پر عمامہ سجانے، چہرے پر داڑھی رکھنے، سُنّت کے مطابق لباس پہننے والے پر انگلیاں

1...تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد:65، صفحہ:250۔

نہیں اُٹھائی جاتیں؟ کیا اُس عاشِقِ سُنّت پر طنز کے تیِر نہیں چلائے جاتے...؟ افسوس! اب بھی مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو خُود تو راہِ سُنّت سے دُور ہیں ہی، اس کے ساتھ ساتھ سُنتوں پر عمل کرنے والوں کو ترچھی نگاہوں سے بھی دیکھتے ہیں۔

آہ! وہ دَور آیا کہ دیوانۂ نبی کے لئے | ہر ایک ہاتھ میں پتھر دِکھائی دیتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! سُنّت کی مخالفت کرنا اور خِلافِ سُنّت کاموں کو رواج دینا یزید کا بُرا کردار ہے، اگر ہم حسینی ہیں اور ہمیں واقعی حسینی ہونا چاہئے، تو ہمیں چاہئے کہ ہم یزید کے اس بُرے کردار سے نفرت کریں، ہم خود بھی سُنتوں پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی سُنّت کی ترغیب دِلایا کریں۔

سنّت کی فضیلت پر 3 اَحادیث

(1): تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا[1] (2): ایک روز پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائِب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عَرض کیا گیا: حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا: میری سُنّت سے مَحَبَّت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے[2] (3): رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِالسُّنَّۃِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جس نے میری سُنّت کو مضبوطی سے پکڑا وہ

1 ...تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...جامع بیانِ عِلْم، بَاب: عِلْم کے فضائل، جلد:1 صفحہ:201، حدیث:220۔

جنت میں داخل ہو گا۔[1]

پڑوسی خُلد میں عطّاؔر کو اپنا بنا لینا | جہاں ہیں اتنے اِحساں اور اِحساں یارسولَ اللہ

اللہ پاک ہمیں سُنتوں کا پیکر بنائے، ہم نے خُود سُنتوں پر عَمَل کرنا ہے، اس کے ساتھ دوسروں کو بھی اس کی دعوت دینی ہے، اب وہ نادان جو مَعَاذَ اللہ! نیکی کی راہ میں رُکاوٹ بنتے ہیں، سنتوں پر عَمَل کرنے والوں کو ترچھی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، ان پر طنز کے زہریلے تِیر برساتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہئے، نیکی سے روکنا یا اس راہ میں رُکاوٹ بننا کافِروں کا انداز ہے، ولید بن مغیرہ جو بڑا گستاخِ رسول اور پکا کافِر تھا، اللہ پاک نے اس کا ایک بُرا وَصْف یہ بیان فرمایا:

مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ (پارہ:29، سورۂ قلم:12) | ترجَمہ کنزُالایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا۔

اللہ! اللہ! معلوم ہوا؛ نیکی کی راہ میں رُکاوٹ بننا مسلمان کا نہیں کافِروں کا کام ہے، ایک سچّا حسینی نیکی سے روکتا نہیں بلکہ نیکیوں پر اُبھارتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی نیک بننے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجھے دے خود کو بھی اور ساری دنیا والوں کو | سدھارنے کی تڑپ اور حوصلہ یارَبّ

(2-9): یزید پلید کی 7 بُری عادات

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ یزید پلید کے بُرے کردار سے بخوبی واقف تھے، اب آیئے! دیکھتے ہیں؛ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے خُود یزید کے بُرے کردار کی کیسے نشاندہی فرمائی۔ صدر الاَفاضِل، مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ لکھتے ہیں: جب

---

1 ... جامع صغیر، صفحہ:522، حدیث:8603۔

امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے سامنے یزید بدبخت کی بیعت پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا: لِاَنَّہٗ کَانَ فَاسِقًا، مُدْمِنَ الْخَمَرِ ظَالِماً یزید فاسِق (یعنی اعلانیہ کبیرہ گُناہ کرنے والا)، شراب کا عادِی اور ظالِم ہے (بھلا میں ایسے کی بیعت کیسے کر سکتا ہوں)۔[1]

امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کا خطبہ

جب امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ میدانِ کربلا کی طرف تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک مقام پر آپ نے یزیدی لشکر کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جو ایسے حکمران کو دیکھے، جو ظلم کرتا ہو، اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو حلال ٹھہراتا ہو، اللہ پاک کا عہد توڑتا ہو، سُنّت کی مخالفت کرتا ہو، لوگوں میں گُناہوں اور ظُلْم و زیادتی کو رواج دیتا ہو، دیکھنے والا اگر ایسے ظالِم کو بُرے کاموں سے نہ ہاتھ سے روکے، نہ زبان سے روکے، اللہ پاک پر حق ہے کہ اس (دیکھنے والے) کو اس (ظالِم) کے ساتھ ہی رکھے۔ لوگو! سُن لو...!! بے شک ان یزیدیوں نے شیطان کی اطاعت کو لازِم پکڑا، رحمٰن کی اطاعت کو چھوڑ دیا، لوگوں میں فساد پھیلایا، اللہ پاک کی حُدُود کو پامال کیا، اللہ پاک کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دیا اور میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں[2] کہ ایسے ظالِم کے سامنے کلمۂ حق بلند کروں۔

اے عاشقانِ رسول! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے یزید پلید کی 7 بُری عادتوں کو بیان فرمایا:

---

1 ...سوانح کربلا، صفحہ:114۔

2 ...تاریخ طبری، جلد:3، صفحہ:306 خلاصۃً۔

(1):یزید فاسِق ہے(2):یزید شرابی ہے (3):یزید ظالِم ہے (4):یزید رحمٰن کی اطاعت چھوڑ کر شیطان کی پیروی کرتا ہے(5):یزید فساد پھیلاتا ہے(6):یزید اللہ پاک کی حُدُود کو پامال کرتا ہے(7):یزید اللہ پاک کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال ٹھہراتا ہے۔

گُناہوں کی نحوست!

اب ہم اپنے کردار پر غور کریں! یزید فاسق تھا، فاسق اُسے کہتے ہیں: جو اِعْلانیہ گُناہ کرتا ہو۔ ہمارے ہاں کتنے ایسے لوگ ہیں جو اعلانیہ گُناہوں سے بچتے ہیں؟ داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے چھوٹی کروانا حرام ہے، کتنے لوگ ہیں جو داڑھی منڈاتے اور دندناتے پھرتے ہیں؟ گانے باجے اعلانیہ چلتے ہیں، کار، بَس وغیرہ چلانے والے اُونچی آواز میں گانے چلا کر گُناہ بھی کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے گُناہ کا اِعْلان بھی کرتے ہیں۔ گھروں میں اُونچی آواز سے گانے باجے چل رہے ہوتے ہیں، اِعْلانیہ فلمیں دیکھی جاتی ہیں، ڈرامے دیکھے جاتے ہیں، کسی کے ہاں شادی ہو، تب تو پُورے محلے کی نیند حرام ہوتی ہے اور نہ جانے کیسے کیسے کبیرہ گُناہ اعلانیہ ہو رہے ہوتے ہیں۔

واقعۂ کربلا کا دَرْس یہ ہے اور اَصْل حسینی ہونا اسی کو کہا جاتا ہے کہ ہم گُناہوں سے بچیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ یَتَّبِـعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا۠ ﴿۱۱۵﴾	ترجمۂ کنزُالعرفان: اور جو اس کے بعد کہ اس کے لئے ہدایت بالکل واضح ہوچکی رسول کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر

(پارہ:5،سورۂ نساء:115)	دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا اللہ پاک نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو، وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا کچھ چیزیں حرام کی ہیں انہیں ہلکا نہ جانو، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا اور کچھ حدیں قائم کی ہیں ان سے آگے نہ بڑھو، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا اور اس نے (تم پر رحمت فرماتے ہوئے) دانستہ کچھ چیزوں سے سکوت فرمایا ہے ان کی جستجو نہ کرو۔(1)

شراب بُرائیوں کی ماں ہے

امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: یزید شرابی ہے۔ آہ! افسوس...!! ہمارے معاشرے میں بھی شراب عام ہوتی جارہی ہے، اگرچہ شراب پر قانوناً پابندی ہے مگر لاکھوں لوگ شراب پیتے ہیں، حالانکہ شراب حرام ہے، اسے اُمُّ الخبائِث (یعنی بُرائیوں کی ماں) فرمایا گیا، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴿۹۰﴾ (پارہ:7،سورۂ مائدہ:90)	ترجمۂ کنزُالعرفان: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(1)... سنن دار قطنی، کتاب الرضاع، جلد:4، صفحہ:217، حدیث:4350۔

ظُلم کی مَذَمَّت

امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: یزید ظالِم ہے۔ ہمارے معاشرے میں ظُلم کی بھی بھرمار ہے۔ بہت سارے لوگوں کے ذِہن میں یہ تَصَوُّر ہوتا ہے کہ ظُلم صرف قتل وغارت ہی کو کہتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے، ناحق قتل بھی ظُلم ہے، کسی کو ناحق تھپڑ مارنا بھی ظُلم ہے، کسی کی رقم دبالینا، گالیاں دینا، عزّت پامال کرنا، یہاں تک کہ دوسروں کو گھور کر ڈرا دینا، اَحادیث میں اسے بھی ظُلم قرار دیا گیا ہے۔

اب بتایئے! ہم میں سے کتنے ہیں جو ظُلم سے بچتے ہیں، ہم میں کتنے ہیں جو دوسروں کے حقوق پُورے ادا کرتے ہیں ❁ بھرے مجمع میں دوسروں کی عزّت پامال کرنا ❁ لوگوں کو ڈرانا ❁ دھمکیاں دینا ❁ قرضے دبا لینا ❁ ناحق تکلیف پہنچانا، یہ ساری ظُلم کی صُورتیں بہت عام پائی جاتی ہیں حالانکہ یہ یزیدی کردار ہے، اگر ہم حسینی ہیں تو ہمیں چاہئے کہ مسلمانوں کا احترام کریں، دوسروں کے جانی، مالی ہر طرح کے حقوق پُورے ادا کیا کریں۔

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ (۱۰۲) (پارہ:12، سورۂ ھود:102)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے۔

علامہ صاوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں کہ ہر ظلم کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اپنے ظلم سے توبہ کرے اور ظلم کرنا چھوڑ دے نیز جس کا جو حق مارا ہو وہ اسے لوٹا دے تاکہ وہ اس عظیم وعید میں داخل نہ ہو کیونکہ یہ آیت گزشتہ امتوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ظالم کو

عام ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے اور ان پر کسی بھی طرح سے ظلم وزیادتی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شیطان کی پیروی کرنا یزیدی کردار ہے

اسی طرح امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: یزید رحمٰن کی اطاعت چھوڑتا ہے، شیطان کی پیروی کرتا ہے۔

اللہ! اللہ! یہ تو بڑا امتحان ہے ❁ نماز پڑھنا رحمٰن کی اطاعت ہے، نہ پڑھنا شیطان کی پیروی ہے، ہم میں سے کتنے لوگ پکّے نمازی ہیں؟ ❁ نیکی کرنا رحمٰن کی اطاعت ہے، گُنَاہوں میں پڑنا شیطان کی اطاعت ہے، ہم میں سے کتنے لوگ گُنَاہوں سے بچتے ہیں؟ ❁ رمضان کے روزے رکھنا رحمٰن کی اطاعت ہے، روزے نہ رکھنا شیطان کی پیروی ہے، غور فرمائیے! کتنے لوگ روزے رکھتے ہیں؟ ❁ ماں باپ کی اطاعت کرنا ❁ بہن بھائیوں کے حقوق پُورے کرنا ❁ بیوی کے حقوق پُورے کرنا ❁ مسلمانوں کی عزّت کرنا ❁ پُورا پُورا اسلام میں داخِل ہو جانا، رحمٰن کی اطاعت ہے، اس کا اُلٹ کرنا شیطان کی پیروی ہے ❁ جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، وعدہ خِلافی، گالی گلوچ، یہ سب گُنَاہ ہیں، شیطان کی پیروی ہے، ہم میں سے کتنے لوگ ان گُنَاہوں سے بچتے ہیں؟

یہ یزید کا بُرا کردار ہے، یہ سب وہ باتیں ہیں جن کی بنیاد پر امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے یزید کی بیعت سے انکار فرمایا تھا، میدانِ کربلا میں لازوال قربانی پیش فرمائی تھی، ہم غور

1... تفسیر صاوی، پارہ:12، سورۂ ہود، تحت الآیۃ:102، جلد:3، صفحہ:931۔

کریں! خدانخواستہ ہمارا کردار بھی ایسا ہی ہو، اللہ نہ کرے ہم شیطان کی پیروی کرنے والے، فاسق و فاجر بنیں تو ذرا سوچئے! کیا امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ ہم سے خوش ہو جائیں گے؟ ہر گز نہیں۔ یہ سب باتیں ہمیں کربلا سے سیکھنے کو ملتی ہیں، لہٰذا اگر ہم سچے حسینی ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم یزیدی کردار سے بچیں، محض گفتار کے نہیں، کردار کے حسینی بن جائیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

(11): یزید اور دُنیا پرستی

اے عاشقانِ رسول! ایک اہم بات جو ہمیں کربلا سے سیکھنے کو ملتی ہے، وہ یہ کہ یزید بدبخت نے میدانِ کربلا میں جتنا ظُلم کیا، کروایا یہ سب اَصل میں دُنیا کی محبّت اور لالچ کا نتیجہ تھا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، **حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یزید پلید مال و جاہ کی محبت ہی کی وجہ سے سانحۂ کربلا کا باعِث بنا، اس ظالِم بدانجام کو امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا، حالانکہ امامِ عالی مقام کو دُنیائے ناپائیدار کے حصول کے لئے دُنیوی اِقْتِدار سے کیا سروکار! آپ تو کل بھی اُمّتِ مسلمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔

نہ شمر ہی کا وہ ستم رہا، نہ یزید کی وہ جفا رہی | جو رہا تو نام حسین کا، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

حُبِّ جاہ و مال کی مذَمَّت

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مزید فرماتے ہیں: حُبِّ جاہ و مال بہت ہی بُرا وبال ہے، ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 2 بھوکے

بھیڑیئے بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں، وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و مرتبے کا لالچ انسان کے دِین کو نقصان پہنچاتا ہے۔(1)

نبیوں کے سردار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: حُبُّ الدُّنیا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دُنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔(2) یزید پلید کا دِل چونکہ دُنیائے ناپائیدار کی محبت سے سرشار تھا، اس لئے وہ شہرت واقتدار کی ہَوَس میں گرفتار ہو گیا اور اس ہَوَس نے اسے اس کے انجام سے غافِل کر کے امامِ عالی مقام اور آپ کے رفقا کے خونِ ناحق کروانے تک پہنچا دیا۔ جس اقتدار کی خاطِر اُس نے کربلا میں ظلم و ستم کی آندھیاں چلائیں، وہ اقتدار اس کے لئے کچھ زیادہ ہی ناپائیدار ثابت ہوا، بدنصیب یزید صرف 3 سال، 6 ماہ تختِ حکومت پر خباثت پھیلا کر 64 ہجری کو 39 سال کی عمر میں عبرتناک موت مر گیا۔(3)

وہ تخت ہے کس قبر میں، وہ تاج کہاں ہے؟ | اے خاک! بتا! زورِ یزید آج کہاں ہے؟

بیان کا خُلاصہ

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! ہم حسینی ہیں، ہم امامِ عالی مقام امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے محبّت کا دَم بھرتے ہیں امامِ عالی مقام نے دُنیا کے لئے دِین کو نہ چھوڑا بلکہ دِینِ حق کی حفاظت کی خاطِر 72 تَن کی قربانی پیش فرمائی، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم سچّے حسینی ہونے کا ثبوت دیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے نقشِ سیرت پر چلیں، عِلْمِ دین سیکھیں، اس پر عَمَل کریں، سنّتیں سیکھیں، سُنتوں پر خود بھی عَمَل کریں، دوسروں تک بھی پہنچائیں، یزید

---

1 …ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ:565، حدیث:2383۔
2 …جامع الاصول فی احادیث الرسول، الکتاب الثالث فی ذمّ الدنیا، جلد:4، صفحہ:457، حدیث:2603۔
3 …کراماتِ امام حسین، صفحہ:31۔

بدبخت فاسق تھا، فاجر تھا، سُنّت کو بدلنے والا تھا، لعن طعن کرنے والا تھا، ظالم تھا، شرابی تھا، دُنیا کی محبّت میں گرفتار تھا، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس جیسے بُرے کردار سے بچیں، ہم حسینی ہیں، گفتار کے بھی حسینی بنیں اور اَخلاق و کردار کے بھی حسینی ہی بنیں۔

از پئے چار یار، اے شہِ ذی وقار
اپنا شیدا بنا، یاشہِ کربلا!

چشمِ نَم دیجئے! اپنا غَم دیجئے!
از طفیلِ رضا یاشہِ کربلا!

اِبنِ شاہِ عرب! مرضِ عصیاں سے اب
دیدو مجھ کو شفا یاشہِ کربلا!

ایک مظلوم کو اپنے مغموم کو
آفتوں سے چُھڑا یاشہِ کربلا!

دِل کو مِل جائے چَین المدد یا حُسَین!
ہوں بہت غمزدہ یاشہِ کربلا!

سُن لو فریاد کو آؤ اِمداد کو
اِبن مشکل کُشا یاشہِ کربلا! [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! 10 محرم الحرام کو شہیدوں کے سردار، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیجئے، گھروں میں محافل کا اہتمام کریں اور 11 ویں شریف کو حسینی سید، حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کا بھی اہتمام کیجئے۔ امیرِ اہلسنت **حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: تاجر اپنی روزانہ کی بِکری (**Sale**) کا ایک فیصد جبکہ تنخواہ پانے والا اپنی ہر تنخواہ کی رقم سے کم از کم 2 فیصد نکالے اور ماہانہ 11 ویں شریف کی نیاز کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اُس کی روزی میں بَرَکت ہو گی۔ (اگر گھر میں نیاز کرنے میں رُکاوٹ ہو تو کسی بھی نیک

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 528 ملتقطاً۔

کام میں وہ رقم خرچ کردیجئے۔)

ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

اے عاشقانِ رسول! پکے سچے حسینی بننے کے لئے، امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنہ کی سیرتِ پاک کا فیضان حاصِل کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ ہو جایئے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے 12 دِینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنہ کا فیضان نصیب ہو گا اور دِیْن و دُنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ دَعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک دینی کام ہے: مدنی قافلہ۔

الحمد للہ! امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنہ اور دیگر شہدائے کربلا کے ایصالِ ثواب کے لئے اور کربلا کے اَصل مقصد پر عَمَل کرنے یعنی بُرائی سے روکنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ہزاروں عاشقانِ رسول 8، 9، 10 اور 9، 10، 11 محرم الحرام کو مدنی قافلوں میں سَفَر کرتے ہیں، ہم بھی مدنی قافلوں میں سَفَر کی سعادت حاصل کریں، عَمَلی طَور پر کربلا والوں کی یاد منائیں اور ڈھیروں ثواب حاصِل کیجئے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

شرابی سُدھر گیا

ہند کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستگی سے پہلے شراب نوشی، عیّاشی اور شور شرابا کرنا، گالیاں دینا، والدین اور محلے داروں کو تنگ کرنا، جُوا کھیلنا میرا معمول تھا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی کے ایک اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دِلائی۔ ان کی ترغیب پر

میں 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مدنی قافلے کی برکت سے میں گناہوں بھری زندگی سے تائِب ہو کر نمازوں کی پابندی کرنے والا، فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے والا اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔ (1)

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو ۔ سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو ۔ داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل اپلی کیشن جاری کی ہے جس کا نام ہے: ***Online rohani ilaj & istikhara*** (آن لائن روحانی علاج اینڈ استخارہ) اس اپلی کیشن میں ❁ آن لائن استخارہ ❁ آن لائن مرید ❁ آن لائن روحانی علاج ❁ آن لائن کاٹ اور مختلف وظائف یعنی ❁ بیماری سے شفا ❁ غُربت سے نجات ❁ غم سے چھٹکارا ❁ بلاؤں سے حفاظت ❁ اور دُعا کی قبولیت وغیرہ کے وظائف شامل ہیں۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ اپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ

---

(1) ...برکاتِ مکہ ومدینہ، صفحہ: 18۔

وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عیادت سُنَّتِ مصطفٰے ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: **(1):** جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جنَّت کے باغات میں بیٹھتا ہے، جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو 70 ہزار فرشتے رات تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ [2] **(2):** جو ثواب کی اُمّید پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، اسے جہنم سے 70 سال کے فاصلے تک دُور کر دیا جائے گا۔ [3]

اے عاشقانِ رسول! مریض کی عیادت کرنا سُنّتِ مصطفٰے بلکہ سُنتِ انبیا ہے ❀ نبیوں کے نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کسی بھی صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عنہ) کے بیمار ہونے کی اطلاع ملتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے ❀ اگر کوئی شخص 3 دن مسجد سے غائب رہتا تو آپ اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا کرتے، اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے [4] ❀ اور عِیَادت کے لئے اگر مدینۂ شریف کے آخری کنارے تک بھی جانا پڑتا تو تشریف لے جاتے اور اپنے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ عنہم) کی

---

1 ... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ... شعب الایمان، مریض کی عیادت کا باب، جلد:6، صفحہ:531، حدیث:9171۔
3 ... ابو داؤد، کتاب:جنائز، باب:وضو میں عیادت کی فضیلت، صفحہ:500، حدیث:3097۔
4 ... مسند ابی یعلی، جلد:3، صفحہ:141، حدیث:3429۔

عیادت فرماتے۔[1] مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ میں سے ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر امیر وغریب کے گھر بیمار پرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔[2] حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ (یعنی: کوئی حرج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں) سے پاک کرنے والا ہے)

ایک اعرابی کی عِیادت کو تشریف لے گئے تو یہی فرمایا: لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ۔[3]

عیادت اور بہت سارے روحانی علاج سے متعلق مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **بیمار عابد** پڑھ لیجئے۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** اور رسالہ **بیمار عابد** خریدیئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مسلم، کتاب: جنائز، مریض کی عیادت کا باب، صفحہ: 331، حدیث: 925 خلاصۃً۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 407۔
3 ... بخاری، کتاب: المناقب، صفحہ: 919، حدیث: 3616۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔
4 ...الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکْر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

---

1 ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

2 ... تاریخِ ابنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔